The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Vol 2 No 1 Mar 2024

The Journal of Arts, Sociology and Humanities (The JASH)

thejash.org.pk

principal@thejash.org.pk

حفیظ تائب کے نعتیہ سہ مصرعی نظم پارے "کوثریہ"...ایک تجزیاتی مطالعہ

زاہد ہمایوں

Na'at can be written in any form of eulogy, composing couplets quatrain poem and lyric. Hafeez Taib introduced a new form of Na'atia triplets that form is totally a new technique, which is different other triplets. Hafeez Taib modified these triplets form the Quranic Surrah "Al-Kousar" thats why he gave these triplets the name "Kousaria" these naatia triplets gave a new dimension to naats form as well as style. Hafeez Taib gave equivalent status of naat like poem and lyric while introducing new structure of triplets. These triplets will alive him forever.

حضرت محمد ﷺ کی منظوم مدح و ستائش نعت کہلاتی ہے ،آپ ﷺ کی صورت ، سیرت ، تعلیمات ، اشارات، خصائل، شمائل، معجزات اور غزوات جیسے ہر پہلو کو شعرا نے موضوع سخن بنایا ہے، مزید یہ کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان موضوعات کے نئے نئے امکانات پیدا ہوتے رہے ہیں،

بہ قول ڈاکٹر ریاض مجید:

''زمان و مکان کی بدلتی ہوئی صورتحال میں جب آپﷺ کی سیرت مبارکہ کے نئے نئے پہلو اور امکانات ظاہر ہوئے توآپﷺ کے حوالے سے تہذیبی اور سماجی ، تمدنی اور معاشرتی ،معاشی اور اقتصادی ، سیاسی اور تاریخی ان گنت موضوعات و مضامین نعت آشنا ہو گئے''[1]

گویا کہ اردو نعت کے موضوعات دیگر شعری اصناف کی طرح کبھی محدود نہیں رہتے، بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ نعت اپنے زمانے کی حسیت کو اپنی شعریات کا حصہ بناتی رہتی ہے۔ جس طرح دیگر اصناف سخن حسن و عشق، دردو غم، ایثار و محبت، وفا و خلوص، اخوت و مساوات اور دیگر مذہبی و معاشرتی معاملات کو بیان کرتی ہے، اسی طرح نعت گو شعرا ان تمام تر موضوعات کو سیرت مصطفی ﷺ کی روشنی میں نعتیہ شاعری کا حصہ بناتے ہیں۔

موضوعاتی وسعت کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری میں اسلوبی اور ہیئتی تنوع بھی ملتا ہے۔ نعت کسی مخصوص ہیئتی دائرے میں محدود نہیں ہے۔ اظہار و ابلاغ کی جتنی صورتیں ہیں اور شعر و سخن کی جتنی اصناف ہیں وہ سب کی سب نعتیہ شاعری میں برتی جاتی ہیں، مزید برآں شعرا کے طبعی رجحانات ، ذہنی میلانات اور بدلتے شعری رویوں کے اثرات سے بھی نعتیہ شاعری نت نئی اسلوبی اور ہیئتی تبدیلیوں سے ہم کنار ہوئی ہے،

بہ قول ڈاکٹر عزیز احسن:

---

[1] ریاض مجید

زاہد ہمایوں

'' نعتیہ شاعری میں شعرا نے ہر صنف سخن کو مدحت آقاﷺ کے لیے برتا ۔ سہ حرفی کو مختار صدیقی نے اردو میں متعارف کرایا اور اس صنف میں نعت حفیظ تائب نے لکھی ، ثلاثی کے موجد حمایت علی شاعر ٹھہرے اور سہ مصرعی نعتیہ نظمیں حنیف اسعدی نے لکھیں، یک مصرعی نظم سید ابوالخیر کشفی کی جدت پسند طبیعت کی اختراع قرار پائی اور انھوں نے اس کی ابتدانعتیہ مضامین سے کی ، جمیل عظیم آبادی نے نعتیہ دوہے لکھے۔ نثری نظم میں نعتیہ شاعری کرنے والوں میں احمد ہمیش اور ابو الخیر کشفی کے نام نمایاں ہیں '' [2]

گویا کہ وہ نعت جو کبھی قصیدہ، مرثیہ ، مثنوی اور غزل تک محدود تھی وہ عہدبہ عہد نظم کی نت نئ وسعتوں سے بھی آشنا ہو رہی ہے۔ نت نئ علائم ورموز ، تشبیہ و استعار ہ، منفرد فنی اور ہیئتی تجربات اور تازہ کاری سے نکھرتی جارہی ہے۔ اقبال، حالی ، نعیم صدیقی ، لالہ صحرائی، عارف عبدالمتین، حافظ لدھیانوی، حافظ مظہرالدین، احمد ندیم قاسمی، ماہر القادری، ادیب رائے پوری، اعظم چشتی، سید اقبال عظیم ، تابش دہلوی، حنیف اسعدی، مظفر وارثی اور حفیظ تائب ایسے شعرا نے بیسویں صدی میں ان تمام فکری رجحانات اور فنی تجربات کو نعتیہ شاعری کا حصہ بنایاجو کہ اردو نظم اور غزل میں فروغ پا رہے تھے۔

حفیظ تائب نے اپنے دیگر معاصرین میں سے منفرد سہ مصرعی نظم 'پارے 'کوثریہ''کے نئے ہیئتی تجربات کیے جو کہ اس سے پہلے نعتیہ شاعری میں نہیں ملتے ، نعتیہ شاعری میں حفیظ تائب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے وہ ۱۴ فروری ۱۹۳۱ ء کو پشاور میں پیدا ہوئے اور ۱۳ جون ۲۰۰۰ء کو وفات پائی۔ صلواعلیہ وآلہ ۱۹۷۸ء ، وسلموٗ تسلیما ۱۹۹۰ء ،وہی یس وہی طہ ۱۹۹۸ء اور کوثریہ ۲۰۰۳ ء ان کی معروف نعتیہ تخلیقات ہیں۔ ان کی نعت ذوق جدید کی نمایندہ ہے، انھوں نے فن نعت میں بہت سے تجربات کیے ہیں۔ ان کے ہر تجربے میں ان کی انفرادیت کے کئ پہلو نمایاں ملتے ہیں۔

یہ سہ مصرعی نظم پارےکوثریہ ان کی ذاتی اختراعات ہیں ۔ یہ تجربات حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری کے دیگر تمام تجربات کو اوج فن عطا کرتے ہیں، دیگر فنی تجربات ہائیکو ،ثلاثی، مثلث، مستزاد، سانیٹ، اور سی حرفی وغیرہ کی طرح بحر اور ہیئت کی طویل پیچید گی میں جکڑے ہوئے ہیں، مگر "کوثریہ "کے تجربات بحر و ہیئت کے طویل پیچ و خم سے آزاد اور منفرد ہیں۔''کوثریہ'' کی مناسبت سے ہی معروف نقاد سید ابو الخیر کشفی نے انھیں کوثری نغموں والا کہا ہے وہ رقم طراز ہیں کہ:

'' ثنائے رب العالمین اور نعت صاحب کوثرﷺ کے لیے ہمارے شعرا ہائیکو کو استعمال کر رہے تھے، مگر یہ شرف حفیظ تائب کے لیے مقدر ہو چکا تھا کہ وہ سورۃ کوثر کے جاوداں اور ربانی آہنگ کی بنا پر اردو میں ہائیکو کی تمام روایت کو ایک نیا رخ عطا کر کے نئ صنف ایجاد کریں۔ تین مصرعوں میں رمزیت اور اختصار اسی صورت میں ابھر سکتا ہے، جب زبان و بیان کے امکانات شاعر کے دائرہ اختیار میں ہوں۔''[3]

حفیظ تائب قادرالکلام شاعر تھے ، ان کا کلام میں علمی و نظری سطح ابھری ہوئی دکھائی دیتی ہے، زبان و بیان کے امکانات، الفاظ و تراکیب کے حسین امتزاج اور بحر ہیئت کے منفرد تجربات سے وہ بہ خوبی واقف تھے، انھوں نے اپنے تخلیقی تجربات سے فن نعت کو حیرت انگیز ترقی دی ہے ،

اپنے سہ مصرعی نظم پارے" کوثریہ" کے بارے میں وہ رقم طراز ہیں کہ :

---

[2] عزیز احسن
[3] ابوالخیر کشفی

'' سہ مصرعی نظم پاروں کو کچھ اختلافات کے ساتھ ثلاثی، ہائیکو اور ماہیا کہا گیا ، مگر میں نے نعتیہ سہ مصرعی نظم پاروں کو ''سورۃ کوثر '' کے تتبع میں تینوں ہم قافیہ اور ہم وزن مصرعوں کی صورت دے کر '' کوثریہ '' نام دیا ہے ۔''[4]

حفیظ تائب نے سورۃ الکوثر کے تتبع میں یہ سہ مصرعی نظم پارے کہے ہیں، تینوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم وزن ہیں، سورۃ کوثر کی مناسبت سے ہی انھوں نے اپنے نعتیہ مجموعے کا نام ''کوثریہ'' رکھاہے، اور اسی حوالے سے ان نئے ہیئتی تجربات کو بھی کوثریہ قرار دیا۔ کم و بیش ۱۴۱ سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ ان کے اس مجموعے میں شامل ہیں۔ ان کے یہ سہ مصرعی نظم پارے ثلاثی، ہائیکو، ترویٔنی اور اردو ماہیا سب سے منفرد ہیں، ثلاثی اردو شاعری کی وہ صنف ہے جس میں تین مصرعے ہوتے ہیں ۔ ثلاثی کے حوالے سے حمایت علی شاعر بیان کرتے ہیں:

''تین مصرعوں کی نظموں کے لیے میں نے ایک نیا نام '' تثلیث '' (مثلث کی رعایت) تجویز کیا تھا لیکن مدیران ''فنون'' (احمد ندیم قاسمی اور حبیب اشعر دہلوی) کے مشوروں کی روشنی میں اس کا نام '' ثلاثی '' منتخب کیا ہے۔ اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ حمایت علی شاعر ثلاثی کے موجد ہیں۔

دراصل صنف ثلاثی بہت حد تک اردو ہائیکو سے مماثلت رکھتی ہے لیکن ہائیکو میں کچھ بندشیں یا پابندیاں ہیں کہ وہ ہمیشہ ایک ہی وزن یا بحر میں کہے جاتے ہیں، لیکن ثلاثی کسی بھی بحر میں کہے جا سکتے ہیں، حمایت علی شاعر کے وہ تین ثلاثی جو ''فنون ''میں شائع ہوئے تھے۔

شاعر

انتباہ

ہر موج بحر میں کئی طوفان ہیں مشتعل
پھر بھی رواں ہوں ساحل بے نام کی طرف
لفظوں کی کشتیوں میں سجائے متاع دل

کہہ دو یہ ہوا سے کہ وہ یہ بات نہ بھولے
جم جائیں تو بن جاتے ہیں اک کوہ گراں بھی
ویرانوں میں اڑتے ہوئے خاموش بگولے

یقین

دشوار تو ضرور ہے یہ سہل تو نہیں
ہم پر بھی کھل ہی جائیں گے اسرار شہر علم
ہم ابن جہل ہی سہی ، بو جہل تو نہیں[5]

حمایت علی شاعر نے ثلاثی کے تینوں مصرعے ایک ہی بحر میں رکھے ہیں، انھوں نے ہر ثلاثی کا پہلا اور تیسرا مصرع مقفّٰی و مردف رکھا ہے جبکہ دوسرا مصرع قافیہ و ردیف کی بندش سے آزاد ہے۔

[4] حفیظ تائب
[5] حفیظ تائب

حمایت علی شاعر کے ثلاثی کے مدمقابل حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ ملاحظہ کریں:

۱۔ طبع سادہ میں ترا رنگ آئے
دل نوازی کا مجھے ڈھنگ آئے
نعت میں کوثری آہنگ آئے

۲۔ اشک کو مطلع اظہار بنایا جائے
حال دل رحمت عالم کو سنایا جائے
بوجھ اس طور طبیعت سے ہٹایا جائے

۳۔ حلقہ مصطفے ﷺ میں رہتے ہیں
گم نبیؐ کی ولا میں رہتے ہیں
اک منزہ فضا میں رہتے ہیں[6]

حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ حمایت علی شاعر کے ثلاثی سے بالکل منفرد ہیں۔ ان میں صرف سہ مصرعی ہیئت کی مماثلت ہے اور ان کا باقی ہیئتی فرق واضح ہے ۔

ثلاثی بہت حد تک اردو ہائیکو سے مماثلت رکھتے ہیں۔ مگر ہائیکو میں کچھ بندشیں ہیں وہ ہمیشہ ایک ہی وزن یا بحر میں کہی جاتی ہے اور ثلاثی کسی بھی بحر میں کہے جا سکتے ہیں ، ہائیکو کے بارے میں انور جمال لکھتے ہیں:

''ہائیکو جاپانی صنف شاعری ہے، ہائیکو تین مصرعوں کی ایک نظم ہوتی ہے، اس کا آہنگ ۵- ۷- ۵ (پانچ ، سات ، پانچ) ہوتا ہے-----

ڈاکٹر محمد امین کے خیال میں ہائیکو کے لیے " بحر خفیف مسدس " موزوں ترین ہیں ۔

فلسفے کی کتاب کھولی تو
سارتر کے حروف پر تتلی
اپنی ہستی کی سوچ میں گم تھی[7]

مگر اس ہائیکو کے تینوں مصرعے ۵- ۷- ۵ کے آہنگ میں نہیں ، بلکہ تینوں مصرعے ایک ہی بحر فاعلن فاعلن مفاعیلن پر ہیں اور قافیہ ردیف کی پابندی سے بھی تینوں مصرعے آزاد ہیں۔ حمایت علی شاعرکی ثلاثی کے تینوں مصرعے ایک بحر میں ہیں جبکہ ڈاکٹر محمد امین نے ہائیکو میں بھی تینوں مصرعے ایک بحر میں رکھے ہیں ۔ حمایت علی شاعر نے خود جو ہائیکو کہے ہیں اُن میں اور ثلاثی میں اُنھوں نے جہاں ایک لحاظ سے فرق رکھا ہے وہاںایک لحاظ سے مماثلت ، بھی قائم کی ہے یعنی انھوں نے ثلاثی اور ہائیکو کی نہ صرف بحر الگ الگ رکھی ہے ،بل کہ ہائیکو کا درمیانی مصرع طویل کردیاہے اور مماثلت کا پہلو یہ رکھا کہ انھوں نے ثلاثی اور ہائیکو دونوں میں پہلا اور تیسرا مصرع مقفی و مردف رکھا ہے ۔ان کے ہائیکو ملاحظہ کریں:

مصیبت نہ جھیلو / کہ تم بھی اکیلے ہو، میں بھی اکیلا /مرے ساتھ کھیلو[8]
فعولن فعولن / فعولن فعولن فعولن فعولن / فعولن فعولن

---

[6] حفیظ تائب
[7] انور جمال
[8] حمایت علی شاعر

معروف شاعر مظفر وارثی نے نعتیہ ہائیکو بھی کہی ہیں، انھوں نے نعتیہ ہائیکومیں پہلے اور تیسرے مصرعے میں قافیے کا اہتمام کیا ہے، جبکہ تینوں مصرعوں کی بحر ایک ہی رکھی:

آدمیت روشنی کرنے لگی / زندگی کو اس قدر دیں رفعتیں / نازاں ﷺ پر زندگی کرنے لگی[9]

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلاتن فاعلاتن فاعل

حمایت علی شاعر نے اپنی ہائیکو کا درمیانی مصرع طویل رکھا ہے، جبکہ مظفر وارثی نے حمایت علی شاعر کی ثلاثی کی طرح اپنی ہائیکو کے تینوں مصرعے برابر رکھے ہیں۔ گویا کہ دونوں معروف شعرا کے ہائیکو کی ہیئتیں مختلف ہیں ۔

اسی طرح معروف شاعرہ ادا جعفری کی چند ہائیکو ملاحظہ کریں:

۱۔ جیسے پھول کھلا تھا
رنگ اڑے اور خوشبو برسی
کس کا نام لکھا تھا

۲۔ سجدہ تو اس دل نے کیا تھا
میں تو جب بھی جتنی بار جھکی ہوں
دھرتی نے ماتھا چوما تھا

۳۔ بارش کا پہلا چھینٹا تھا
اور پھر کھل کے برسی گھر آنگن میں دھوپ
پلکیں اب تک گیلی ہیں[10]

مظفر وارثی کے ہائیکو تو ہوبہو حمایت علی شاعر کے ثلاثی کی طرح ہیں، ادا جعفری کے پہلے دو ہائیکو میں پہلا اور تیسرا مصرع مقفی و مردف ہیں، جبکہ تیسری ہائیکو میں تینوں مصرعے قافیہ و ردیف کی پابندی سے بالکل آزاد ہیں۔ گویا کہ ہائیکو اور ثلاثی کی ایسی ایسی صورتیں ملتی ہیں کہ ان میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شعرا نے اپنے طبعی رجحانات کے مطابق ثلاثی اور ہائیکو کہے ہیں۔

حفیظ تائب نے اپنے سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ ثلاثی اور ہائیکو سے بالکل منفرد رکھے ہیں، حفیظ تائب نے سورۃ کوثر کی تقلید میں نہ صرف تینوں مصرعوں کی بحر ایک رکھی ہے بلکہ تینوں مصرعوں میں قافیہ و ردیف کا بھی اہتمام کیا ہے۔ ان کے یہ سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ ہائیکو اور ثلاثی کی اختلافی پیچیدگیوں سے بھی آزاد ہیں ایک مثال ملاحظہ کریں:

سبز گنبد جو روبرو ہوتا/ فاعلن فاعلن مفاعیلن
اشک سے ہر گھڑی وضو ہوتا/ فاعلن فاعلن مفاعیلن
نور ہی نور چار سو ہوتا[11]/ فاعلن فاعلن مفاعیلن

حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ صرف ثلاثی اور ہائیکو سے نہیں بلکہ ایک اور نئی ابھرتی ہوئی سہ مصرعی صنف سخن ترویني سے بھی الگ رہتی ہے،

ترویني کے حوالے سے شاعر علی شاعر بیان کرتے ہیں :

---

[9] مظفر وارثی
[10] ادا جعفری
[11] حفیظ تائب،

زاہد ہمایوں

"تروینی ایک ایسی صنف سخن ہے جس کو سب سے پہلے انڈیا کے نامور شاعر گلزار نے متعارف کرایا اور کتابی صورت میں سب سے پہلے شاعر علی شاعر کا "تروینیاں" کے نام سے عالمی سطح پر پہلا مجموعہ شائع ہوا، بعد ازاں بہت سے مجموعے سامنے آنا شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ تاحال جاری و ساری ہے" [12]

"رات پشمینے کی" گلزار صاحب کی کتاب ہے، اس میں انھوں نے شاعری کی ایک نئی صنف تروینی متعارف کرائی ہے، تروینی، ثلاثی اور ہائیکو سے بالکل الگ ہے، تروینی کا خاص فرق اس کے مزاج کا ہے، تروینی کا تیسرا مصرع پہلے دو مصرعوں کے مفہوم کو کبھی کبھی نکھار دیتا ہے اور کبھی اضافہ کرتا ہے، چند مثالیں دیکھیں:

۱۔ کوئی صورت بھی مجھے پوری نظر آتی نہیں	۲۔ آؤ سارے پہن لیں آئینے
آنکھ کے شیشے مرے چٹخے ہوئے ہیں کب سے	سارے دیکھیں گے اپنا ہی چہرا
ٹکڑوں ٹکڑوں میں سبھی لوگ ملے ہیں مجھ سے	سب کو سارے حسیں لگیں گے یہاں

۳۔ جس سے بھی پوچھا ٹھکانہ اس کا
اک پتا اور بتا جاتا ہے
یا وہ بے گھر ہے، یا ہرجائی ہے [13]

تروینی کی بحر ایک ہے، تینوں مصرعے قافیہ ردیف کی پابندی سے آزاد ہے، جبکہ حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ مقفی و مردف ہیں، اردو شاعری میں ایک اور معروف سہ مصرعی صنف سخن اردو ماہیا بھی ہے، اردو شاعری میں چراغ حسن حسرت نے ۱۹۳۸ء میں پنجابی ماہیے کے حسن سے متاثر ہو کر اردو میں چند ماہیے کہے:

۱۔ باغوں میں پڑے جھولے	۲۔ ساون کی فضاؤں میں
تم بھول گئے ہم کو	خوش بو کا افسانہ
ہم تم کو نہیں بھولے (چراغ حسن حسرت)	زلفوں کی گھٹاؤں میں (مناظر عاشق ہرگانوی)

۳۔ چنری پہ کناری تھی
لال پراندی بھی
ہمراز ہماری تھی (عارف فرہاد)

اردو ماہیے کا مزاج، تہذیب اور ثقافت قائم رکھنے کے لیے اکثر و بیش تر شعرا پہلا مصرع مہمل رکھتے ہیں، جبکہ حفیظ تائب نے اپنے سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ میں پہلا مصرع کہیں بھی مہمل نہیں رکھا، ایک مثال دیکھیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعدہ نعت رسول کریمؐ
جن کو ملا رتبہ خلق عظیم [14]

[12] شاعر علی شاعر
[13] muhammad-waris
[14] حفیظ تائب

اس سہ مصرعی نظم کے پہلے مصرع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر جو بے معنی سے ربط کا شبہ پیدا ہوتا ہے وہ دوسرے مصرعے میں موجود ایک لفظ ''بعدہٗ'' سے یک لخت دور ہو جاتا ہے، گویا کہ حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پاروں میں کوئی مصرع بھی مہمل نہیں ہے، حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے ''کوثریہ'' کا یہ تجربہ ثلاثی ہائیکو، تروینی اور اردو ماہیا سب سے الگ تھلگ ہیں، اور یہ اردو نعتیہ شاعری میں گراں بہا اضافہ ہے، یہ اپنی ساخت کے لحاظ سے ایک بھرپور ہیئتی تجربہ ہے، جو اپنی مکمل شناخت رکھتا ہے، ان سہ مصرعی نظم پاروں سے حفیظ تائب کا شخصی ادراک بھی قائم ہوتا ہے، ان کے یہ سہ مصرعی نظم پارے اختصار، تاثر اور جامعیت ایسے فنی محاسن سے مزین ہیں۔ گویا کہ یہ سہ مصرعی نظم پارے ہیئت و ترکیب، لفظ و معنی اور ساخت وپیکر کا بہترین امتزاج پیش کرتے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ کریں:

جب لفظ میں ہو پائے نہ اظہار عقیدت　　　　آنکھوں میں امڈ آئے ہیں انوار عقیدت

مہکا ہوا لگتا ہے چمن زار عقیدت[15]

حفیظ تائب جانتے ہیں کہ شاعر کو قدم قدم پر حضرت محمد ﷺ کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھنا پڑتا ہے ، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے، اگر شاعر حد سے بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کم کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے، انھوں نے نعتیہ شاعری میں بہت سے فنی تجربات کیے ہیں، ہر فنی تجربے میں انھوں نے اپنے فن کی سچائی اورجذبے کا خلوص برقرار رکھاہے، انھوں نے اللہ عزوجل سے دعا کی تھی:

یارب! ثنا میں کعبؓ کی دل کش ادا ملے　　　　فتنوں کی دوپہر میں سکوں کی ردا ملے

ان کے بارے میں ڈاکٹر سید عبداللہ رقم طراز ہیں:

"حفیظ تائب کی نعت پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسا وصّاف ہے، جو حضورؐ کے روبرو کھڑا ہے ، اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں اور اس کی آواز احترام کی وجہ سے دھیمی ہے، مگر نہ ایسی کہ سنائی نہ دیں اور نہ ایسی اونچی کہ سوئے ادب کا گمان گزرے، شوق ہے کہ امڈ آتا ہے اور ادب ہے کہ سمٹا جا رہا ہے۔''[16]

حفیظ تائب نے اپنی قادر الکلامی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اس سہ مصرعی نظم کے منفرد تجربے میں بھی فن نعت کی روح کو مجروح نہیں ہونے دیا، فن کا اخلاص اور جذبے کی ندرت کو برقرار رکھا ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ فن کے سارے سلسلے اسی در سے وابستہ ہیں:

چلا ہے خیر کا ہر سلسلہ مدینے سے　　　　کہ نور پاش ہیں خیر الوریٰ مدینے سے

سدا رہے گا مرا رابطہ مدینے سے[17]

جس طرح ''کوثریہ'' کی ہیئت دیگر سہ مصرعی ہیئتوں سے انفرادیت اور جدّت کی مثال پیش کرتی ہے، اسی طرح کوثریہ کا اسلوب بھی فن کی ندرت دکھاتاہے ، اردو شاعری کے مروجہ اسالیب میں ایک تو قصائد کی عام روش ہے جس میں شعرا کو فنی کمالات دکھانے کی بھی گنجائش نکل آتی ہے، دوسرا اسلوب غزلیہ انداز ہے، جس میں ذاتی کرب کا بھی احساس ہوتا ہے اور تیسرا عام اسلوب نظم

---

[15] حفیظ تائب

[16] عبداللہ سید

[17] حفیظ تائب

کا ہے، جس میں شعرائے کرام اپنے خاص تخلیقی رنگ سے عصری آشوب کا ادراک کرتے ہیں، قادر الکلام شعرا نعتیہ شاعری میں فن کا اخلاص قائم رکھتے ہیں۔

بہ قول ڈاکٹر محمد اشرف کمال:

" نعت میں الفاظ و تراکیب اور تلمیحات کا درست استعمال اپنی جگہ نہایت اہم اور نازک کام ہے، جس کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے، دوسری اصناف شعر میں جہاں علم عروض، علم لغت اور علم زبان کی پوری صداقت کا ہونا ضروری ہے وہا ں اردو نعت میں بھی ان علوم سے بہرہ مندی اور لفظ و معنی کی تہ داری سے ہم راز ہونے کا شرف حاصل کرنا ضروری ہے۔ "[18]

حفیظ تائب الفاظ و ترکیب کی نشست اور زیروبم سے بہ خوبی واقف تھے، یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنے سہ مصرعی نظم پاروں میں بھی اردو نظم کے مروجہ اسالیب کی بھرپور جھلک پیش کی ہے۔ اس سہ مصرعی نظم میں قصیدہ کا سا پرشکوہ لب و لہجہ ملاحظہ کریں:

"اے گُلِ نو بہارِ محبوبی　　　رونقِ لالہ زارِ محبوبی

آپ ﷺ ہیں شاہکار محبوبی"[19]

جیسے قصیدہ نگار پروقار الفاظ و تراکیب میں ممدوح کی مدح پیش کرتا ہے، اب غزل کا سا ذاتی کرب اور دردِپنہاں ملاحظہ ہو:

سوچنا چاہا جو اس ذات کو یک سو ہو کر　　　لفظ آنکھوں سے رواں ہو گئے آنسو ہو کر

میں بکھرتا ہی گیا دہر میں خوشبو ہو کر[20]

اس میں غزل کا سا سوز و گداز بھرپور ہے، کیسے اس ذات ﷺ کو سوچ کر، یاد کر کے لفظ آنکھوں سے آنسو بن کر رواں ہو گئے، پھر مقدس چاہت کے اس احساس نے مجھے معطر کر دیا۔ مزید یہ کہ عصری آشوب میں ٹوٹی ہوئی انسانیت کا مداوا آپ ﷺ کی ذات کو ہی ٹھہرایا گیا ہے۔

دردِ ہستی کا مداوا تو ہے　　　ٹُوٹے شیشوں کا مسیحا تو ہے

مہرباں سارے جہاں کا تو ہے[21]

اس سہ مصرعی نظم کوثریہ میں آزاد نظم کا بھرپور تخلیقی رنگ موجود ہے ، علائم و رموز کا عمدہ استعمال ہے،" ٹُوٹے شیشوں کا مسیحا" اور "درد کا مداوا " بہترین اظہار ہے۔ گویا کہ اس سہ مصرعی نظم میں رمزیت، اختصار اور زبان و بیان کی تازہ کاری سب کچھ موجود ہے، حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے "کوثریہ" اسلوبی و ہیئتی جدت کے ساتھ ساتھ موضوعاتی تنوع سے بھی مزین ہیں ، مختلف موضوعات کے حوالے سے چند مثالیں بطور مشت نمونہ از خروارے ملاحظہ کریں اورنعتیہ سہ مصرعی کوثریہ میں حمد و نعت کے حوالے دیکھیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　پڑھ کے لکھوں حمد خدائے حکیم

تازہ رکھے فکر وہ نور قدیم[22]

---

[18] اشرف کمال
[19] حفیظ تائب
[20] ایضاً
[21] ایضاً
[22] ایضاً

اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، حفیظ تائب نے یہ فریضہ کوثریہ کے ذریعے ادا کیا۔

نور تیرا ہے سر آغاز حیات تجھ سے ہر قدر حسین کا اثبات

تجھ پہ ہر آن درود و صلٰوت[23]

آپؐ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر آپؐ پر درود بھیجنا چاہتے ہیں اور پھر اپنے پیارے امیر حرم اور محسن انسانیت کو اپنے دل کی بات کہنا چاہتے ہیں:

حاضر در نبیؐ پہ ہیں ان کے کرم سے ہم کہتے ہیں دل کی بات امیر حرم سے ہم

الفاظ میں کبھی تو کبھی چشم نم سے ہم[24]

حفیظ تائب کا ایمان ہے کہ آپؐ امی لقب ہوتے ہوئے بھی علم و ہنر کی آبرو ہیں۔ آپؐ سے ہی بشر کو عظمت ملی ہے۔

امی نکتہ دان ہو علم و ہنر کی آبرو عمر حضور پاکؐ ہے شام و سحر کی آبرو

یعنی ہے ذات مصطفٰے نوع بشر کی آبرو[25]

آپؐ نے ساری زندگی خدمت خلق کی ہے دکھتی روحوں کی مسیحائی کی ہے۔ اسی لیے حفیظ تائب آپؐ کو اپنی روح کے زخم دکھانا چاہتے ہیں:

روح کے زخم دکھاؤں کس کو داستان دل کی سناؤں کس کو

راز داں اور بناؤں کس کو[26]

عاشقان رسولؐ کو آپؐ کے نعلین مبارک سے بھی بہت عشق ہوتا ہے۔ حفیظ تائب نے اپنے اس عشق رسولؐ سے جلا پا کر فن نعت کو نکھارا ہے۔ انھوں نے نعلین مبارک کے لیے چاند کا استعارہ استعمال کر کے فن کی جدت پیش کی ہے:

نعلیں مبارک ہیں جو، حجرات سے باہر اترے ہوئے دو چاند ہیں طیبہ کی زمیں پر

کرتے ہیں دل و دیدہ عالم کو منور[27]

حفیظ تائب نے سہ مصرعی کوثریہ کو موضوعاتی وسعت سے بھی ہم کنار کیا ہے۔ اس میں مدحت رسولؐ، درود و سلام، آشوب ذات ہے اور آشوب عصر گویا کہ ہر فکر و موضوع کی تابندگی شامل ہے۔ **"نسیب"** حفیظ تائب کی غزلوں کا مجموعہ ہے انھوں نے غزل کا میدان چھوڑ کر نعت کہنا شروع کی اس لیے جب ان کے غزل آشنا لبوں پر نعت کے نغمات جاری ہوئے تو ان کی نعتیہ اشعار شعری محاسن میں رچ بس گئے۔ غزل کا تغزل، شعر کی شعریت اور فن کی ندرت ان کے تمام نعتیہ تجربات میں نمایاں ہیں۔ حفیظ تائب نے کوثریہ میں بھی اپنی قادر الکلامی اور فنی پختگی کا ثبوت پیش کیا ہے، اس مختصر ہیئت میں بھی انھوں نے الفاظ و تراکیب کا خوب صورت چناؤ کیا ہے، ذخیرہ الفاظ بھی وسیع ہے، بندش میں بھی دل کشی ہے اور لفظی و معنوی تمام خوبیاں موجود ہیں۔

---

[23] ایضاً
[24] ایضاً
[25] ایضاً
[26] ایضاً
[27] ایضاً

درج ذیل کوثریہ میں تراکیب کا خوب صورت رچاؤ ملاحظہ کریں:

مرکزِ فکر و فن ہے کون شاہِ حجاز کے سوا   لب پہ ہو کیوں کوئی سخن حرف نیاز کے سوا

چاہیے برگ و ساز کیا جذب و گداز کے سوا[28]

اس کوثریہ میں مرکباتِ عطفی فکروفن، برگ وساز اور جذب و گداز، مرکبات اضافی شاہِؐ حجازاور حرف ِ نیاز کتنی فنی مہارت سے پروئے گئے ہیں، آہنگ بھی بھرپور ہے اور معنی و مفہوم کا ابلاغ بھی، کوثریہ کا صوتی آہنگ قافیہ کی بندش سے جنم لیتا ہے تینوں مصرعوں میں قافیہ و ردیف کا التزم ہی کوثریہ کو ثلاثی، ہائیکو، ترویني اور ماہیا وغیرہ سے منفرد کرتا ہے۔

سید مسعود حسین رضوی ادیب رقم طراز ہیں:

"اس میں شک نہیں کہ جن چیزوں سے شاعری ساحری بن جاتی ہے، ان میں قافیہ و ردیف کو ممتاز درجہ حاصل ہے۔"[29]

حفیظ تائب نے کوثریہ میں قافیہ و ردیف کی بندش سے یہ ثابت کر دیا کہ اگر شاعری میں قدرت حاصل ہو تو قافیہ خیال میں حائل نہیں ہوتا، بلکہ قافیہ کی خوب صورت بندش واقعی شاعری کو ساحری بنا دیتی ہے۔

میرے حق میں بھی ہو جبریل امیں کی تائید   نعت سے کرتا رہوں فتنہ و شر کی تردید

میری تقدیم یہی ہے، یہی ٹھہرے تجدید[30]

تائید ، تردید اور تجدید ایسے مشکل قوافی کا اہتمام کر کے انھوں نے ثبوت پیش کیا ہے کہ مشکل قوافی بھی شعر و سخن کی موزونیت اور روانی میں رکاوٹ نہیں پیدا کرتے۔قافیہ کے ساتھ ساتھ انھوں نے ردیف میں بھی صوتی ہم آہنگی قائم کی ہے، ایک مثال دیکھیں:

حاضر درِ نبیؐ پہ ہیں ان کے کرم سے ہم   کہتے ہیں دل کی بات امیر حرم سے ہم

الفاظ میں کبھی تو کبھی چشم نم سے ہم[31]

قوافی کرم، حرم اور نم کی ردیف "ہم" سے ایک بھر پور صوتی ہم آہنگی ہے، ایسا اہتمام انھوں نے بکثرت کیا ہے۔ حفیظ تائب نے کوثریہ میں ہیئت تو سورۃ الکوثر کی استعمال کی ہے، مگر اس ہیئت میں رہ کر بھی انھوں نے بحور کے مختلف تجربات کیے ہیں۔

بحر ہزج مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کی مثال دیکھیں:

نرالا آپؐ کا دیں ہے نرالی آپؐ کی ہستی   ہوئے بس آپؐ ہی سارے زمانوں کے لیے ہادی

فدا ہوں آپؐ پر میرے اب و جد اور دل و جان بھی[32]

---

[28] ایضاً
[29] مسعود حسین رضوی
[30] ایضاً
[31] ایضاً
[32] ایضاً

بحر متقارب مثمن سالم فعولن فعولن فعولن فعولن

کی مثال ملاحظہ کریں:

حریم تمنا حریم رسالت سکینت کی دنیا حریم رسالت

تجلی سراپا حریم رسالت[33]

بحرمتدارک فاعلن فاعلن مفاعیلن کا خوب صورت رچاؤ دیکھیے:

سبز گنبد جو روبرو ہوتا اشک سے ہر گھڑی وضو ہوتا

نور ہی نور چار سو ہوتا[34]

اسی طرح مختلف بحور استعمال کر کے حفیظ تائب نے اپنے نعتیہ سہ مصرعی نظم پارے کوثریہ میں بحر وہیئت کا حسین امتزاج قائم کیا ہے انھوں نے معنوی ربط پیدا کرنے کے لیے صنعت مراعات النظیر کا بھی استعمال کیا ہے۔اس صنعت کے متعلق پروفیسر انور جمال لکھتے ہیں:

"یہ علم بدیع کی اصطلاح ہے اس کو توفیق، تلفیق اور ایتلاف بھی کہتے ہیں جن کے معنوں میں ایک خاص مناسبت و تعلق ہو"۔[35]

لفظ و معنی کا یہ ربط تقابل اور تضاد نہیں پیدا ہونے دیتا ، اس معنوی مناسبت سے آہنگ اور ابلاغ کی حدیں بھی تیز تر ہو جاتی ہیں۔

آپؐ کا اسم مبارک جب گل افشاں ہو گیا رنگ و خوشبو سے پر ہستی کا داماں ہو گی

نور سے معمور ہر دشت دل و جان ہو گیا[36]

اس کوثریہ میں گل، رنگ، خوشبو کے درمیان ایک معنوی مناسبت ہے،، اس صنعت کے استعمال سے تفہیم و تعبیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ حفیظ تائب نے اپنے فن کے اخلاص کے ساتھ" کو ثریہ" میں قافیہ و ردیف ، الفاظ و تراکیب، تشبیہ و استعارہ ، لفظ و معنی اور ہئیت و بحر کا بھر پور استعمال کیا ہے ۔گویا کہ حفیظ تائب کے سہ مصرعی نظم پارے "کوثریہ "تمام فنی محاسن سے بھر پور ہیں ۔ یہ فن ِنعت میں گراں قدر اضافہ ہیں اور یہ اردو نعتیہ شاعری میں ہیئت و اسلوب کے نئے نئے امکانات کو فروغ دیتے ہیں ۔ حفیظ تائب کے فن کو زندہ رکھنے کے لیے صرف یہ سہ مصرعی نظم پارے "کوثریہ" بھی کافی ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1. ریاض مجید ، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی ، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۳
2. عزیز احسن ، ڈاکٹر، پاکستان میں اردو نعت کا ادبی سفر، نعت ریسرچ سنٹر ، کراچی، ۲۰۱۴ء ،ص ۲۱۱
3. ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر، کوثری نغموں والا، مشمولہ، کوثریہ، حفیظ تائب، القمر انٹرپرائزز، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۱۸
4. حفیظ تائب،کوثریہ ،القمر انٹرپرائزز، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص۸۸

[33] ایضاً
[34] ایضاً
[35] انور جمال
[36] ایضا

5. http://muhammad-waris.blogspot.com/ (مورخہ ۲۰۱۸ دسمبر ۲۱) حفیظ تائب، کوثریہ ، ص ۱۱۳
6. حفیظ تائب، کوثریہ ، ص ۱۱۳
7. انور جمال ، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد ، ۲۰۱۴، ص ۱۸۰
8. حمایت علی شاعر، ہارون کی آواز، نصرت پبلشرز، امین آباد، لکھنؤ
9. مظفر وارثی، کعبہ عشق، القمر انٹرپرائزز، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص نمبر۱۶۹
10. ادا جعفری، ہائیکو، مشمولہ: ماہِ نو (انتخاب ایڈیشن) نگران اعلیٰ ، محمد سلیم، ایم، اے ، جوہر ٹاؤن، لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۱۴۳
11. حفیظ تائب، کوثریہ ، ص ۱۱۴
12. شاعر علی شاعر، مدیر، رنگ ادب، کتابی سلسلہ) رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی، اکتوبر ۲۰۱۶ء، ص ۵۰۳
13. http://muhammad-waris.blogspot.com/ (مورخہ ۲۰۱۸ دسمبر ۲۱)
14. حفیظ تائب، کوثریہ ، ص۱۱۵
15. حفیظ تائب، کوثریہ ، ص۱۱۶
16. عبداللہ سید، ڈاکٹر، تجزیہ ، مشمولہ صلّو علیہ والہٖ -
17. حفیظ تائب، کوثریہ ، ص۱۱۷
18. اشرف کمال، محمد، ڈاکٹر، معاصر اردو نعت کا اسلوبیاتی جائزہ، سٹی بک پوئنٹ، کراچی، ۲۰۱۸
19. حفیظ تائب، کوثریہ ، ص۱۱۸
20. ایضاً، ص۱۱۹
21. ایضاً، ص۱۲۰
22. ایضاً، ص۱۲۱
23. ایضاً، ص۱۲۱
24. ایضاً، ص۱۲۲
25. ایضاً، ص۱۲۳
26. ایضاً، ص۱۲۴
27. ایضاً، ص۱۲۵
28. ایضاً، ص۱۲۶
29. مسعود حسین رضوی ادیب، سید ، ہماری شاعری --- معیار وسائل،پورب اکادمی، اسلام آباد
30. ایضاً، ص۱۲۷
31. ایضاً، ص۱۲۸
32. ایضاً، ص۱۲۹
33. ایضاً، ص۱۳۰
34. ایضاً، ص۱۳۱
35. انور جمال، پروفیسر ، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۱۴ء ، ص ۱۶۰
36. ایضاً، ص۱۳